35726- سودی بنکوں کے حصص سے چھٹکارا کیسے ؟

سوال

ایک شخص نے سودی لین دین کرنے والے بنک کے حصص خریدے اور وہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے کیا کرے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

سودی لین دین کرنے والے بنکوں یا سود پر قائم کمپنیوں کے حصص کی خریداری کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں سود خوری ہے، کیونکہ حدیث میں ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1597).

اسلامی فقہ اکیڈمی کی ساتویں کانفرنس جو (1412ھ) جدہ میں منعقد ہوئی میں درج ذیل قرار پاس کی گئی :

"جن کمپنیوں کی اساس اور بنیاد ہی حرام غرض پر ہو مثلا سودی لین دین، یا حرام اشیاء کی تیاری، اور اس کی تجارت تو اس میں شراکت حرام ہے" انتہی.

دیکھیں : مجلۃ المجمع الفقھی عدد نمبر (7) جلد اول صفحہ (711).

دوم :

جو ان حصص کی خریداری میں مبتلا ہو چکا ہو اس پر واجب ہے کہ وہ اس سے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرے، اور اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرتا ہوا آئندہ کے لیے ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کرے، اور اس بنک یا کمپنی سے لین دین منقطع کر کے خارج ہو جائے، اور ان حصص کو فروخت کر دے، اور اسے صرف اپنا اصل مال ہی لینے کا حق حاصل ہے اس کے علاوہ جو زائد مال ہوگا وہ اسے نیکی و بھلائی کے کاموں میں خرچ کر دے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میرے ایک کمپنی کے حصص میں شراکت تھی، اور یہ کمپنی پچیس برس قبل دیوالیہ ہو گئی، کمپنی کے کچھ نگران حضرات نے الریاض بنک میں کمپنی کے باقی ماندہ حصص پچیس برس قبل ایک ہزار ریال فی حصہ کے حساب سے خرید لیے، اور اب اس ایک حصہ کی قیمت تیس ہزار ریال ہے، مجھے اس وقت رقم کی ضرورت بھی ہے، کیا میرے لیے حصہ کی موجودہ قیمت کے حساب سے رقم حاصل کرنی جائز ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ انہوں نے ریاض بنک میں حصص کی خریداری ہمارے علم کے بغیر ہی کی، جس کا ہمیں اس مکمل عرصہ میں علم نہیں تھا ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"آپ ساری رقم حاصل کریں، اصل رقم بھی اوراس کا فائدہ بھی، پھر اصل رقم رکھ لیں، کیونکہ یہ آپ کی ملکیت ہے، اور فائدہ کو نیکی و بھلائی کے کاموں میں خرچ کردیں؛ کیونکہ یہ سود ہے، اوراللہ تعالی آپ کو اپنے فضل و کرم سے غنی کردیگا، اوراس کے عوض میں آپ کو بہتر عطا فرمائے گا، اور آپ کی ضروریات پوری کرنے میں بھی مدد کریگا، کیونکہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اوراسے روزی بھی ایسی جگہ سے عطا کرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کے کافی ہوجاتا ہے" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (506/13).

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ذیل فتوی بھی درج ہے:

"سودی بنکوں یا سود کا لین دین کرنے والی کمپنیوں میں شراکت کرنا جائز نہیں، اور اگر شراکت کرنے والا شخص اپنی اس سودی شراکت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو وہ مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق اپنے حصص فروخت کرکے صرف اپنا اصل مال رکھے، اور باقی رقم کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کردے، اوران حصص کے فوائد یا سودی نفع میں سے کچھ رقم بھی لینا جائز نہیں.

لیکن اگر کسی ایسی کمپنی میں شراکت ہو جو سودی لین دین نہیں کرتی تو پھر اس کا نفع حلال ہے" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (508/13).

واللہ اعلم.